

اُنْبِيَاٰهُ عَلٰيْهِمُ السَّلَامُ پَرِ بُنْتےٰ وَالٰئِ فَلَمُوں کی تَشْمِیزٍ وَتَرْویجٍ کرنے والے سب مجرم

حضرت مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

عقائد اسلامیہ میں سے نبوت و رسالت پر ایمان ایک بنیادی حقیقت ہے اور ایک مسلمان کے ایمان و ایقان کا جزو لا یقک ہے۔ انیاء و رسول علیہم الصلاۃ و التسلیم کی ذوات مقدسہ عزت و تکریم اور عفت و پاکدامی کی اپنی مثال آپ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے مقدس اوراق میں ان کی عزت و تقدیر، تعظیم و تجلیل کا حکم فرمایا ہے اور ان کی ذوات مطہرة کے ساتھ استہداء و تفسیر، تکذیب و تحلیل، تقسیم و تجھیل کو کفار و مشرکین کا وظیہ قرار دیا ہے لیکن دشمنان دین ان ستودہ صفات اور بلند پایہ ہستیوں کی شان میں ہرزہ سراہی کرتے رہتے ہیں اور بعض ٹوی ایمکرز، دانشواران سوء، نام نہاد متنکرین و متجددین الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔

ان کی انہیں گراہیوں میں سے انیاء و رسول علیہم السلام کے حوالے سے فلمیں جاری کرنا ہے۔ ان کی ان فلموں میں شرعی طور پر بہت سی قباحتیں پائی جاتی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(1) ان فلموں میں فساق و فجرا ریکٹر ز کو انیاء و رسول علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے روپ میں دکھایا جاتا ہے جو کہ صریحاً ایک غیر نبی کو نبی اور غیر صحابی کو صحابی ظاہر کرنا ہے اور یہ عقیدہ نبوت و رسالت اور عظمت صحابہ پر ڈاکہ ہے۔ جس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ کسی ایکٹر کو پیغمبر کے روپ میں ظاہر کرنے سے اہانت رسول ہوتی ہے، قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ”ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبه او عابہ او تنقصہ فقد کفر بالله و بانت منه زوجته، فان قاب و إلا قتل“

(كتاب الخراج 182 ط، دار المعرفة بيروت لبنان سنہ 1979ء)

جس بھی مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی یا آپ کی تکذیب کی یا آپ کی ذات کو عیب دار کیا یا آپ کی تنقیص کی تو اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس سے اس کی بیوی جدا ہو گئی اگر وہ توہہ کر لے تو فیہا ورنہ قتل کر دیا جائے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القطبی فرماتے ہیں:

”اکثر العلماء علی ان من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من أهل الذمہ او عرض او استخف بقدرہ او وصفہ بغیر الوجه الذی کفر به فانہ یقتل۔“ (الجامع لاحکام القرآن 54/ للقطبی)

اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اہل ذمہ میں سے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی یا تریض کی یا آپ کی قدر ہلکی جانے یا اپنے کفر کے علاوہ کسی اور چیز سے آپ کو موصوف کرے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ ان آئمہ دین کی تصریحات سے واضح ہو جاتا ہے کہ پیغمبر کی قدر کو ہلکا جانا، استخفاف کرنا، اشارے کنائے یا تریض میں توہین کرے یا ان کی ستودہ صفات میں کوئی نقش ظاہر کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے۔

فلمی ایکٹر جب اپنے آپ کو پیغمبر کے روپ میں ظاہر کرتا ہے اور اپنا چہرہ فرجع کث کی صورت میں اپناتا ہے اور فلمی ڈائیلاگ الاتپتا ہے تو یہ پیغمبرانہ قدر و قیمت کے منافی امور ہیں کسی بھی پیغمبر نے اپنی داڑھی نہیں کٹوائی، نہ ہی فرجع کث بنوائے اور نہ ہی ایکٹر انہ زندگی بسر کی۔ اس لئے نبی اور رسول کو ان حالات میں ظاہر کرنا صریح کفر ہے۔

یہ ایک لحاظ سے غیر نبی کا دعویٰ نبوت بھی ہے جو کہ بدیہی البطلان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اپنی نبوت و رسالت لے کر دنیا میں مبعوث ہونے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا دروازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر بند کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”ما كانَ مُحَمَّدًا أَحَدًا مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكُنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا“ (ازاب: 40)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جانتے والا ہے۔

امام ابن کثیر فرماتے ہیں۔ ”فَهَذِهِ الْآيَةُ نصٌّ عَلَىٰ أَنَّهُ لَا نَبِيٌّ بَعْدَهُ وَإِذَا كَانَ لَا نَبِيٌّ بَعْدَهُ فَلَا رَسُولٌ بَعْدَهُ بِطَرِيقِ الْأَوَّلِيِّ
وَالْآخِرِيِّ لَا نَقْصَانٌ مِّنْ مَّقْعِدِ الرِّسَالَةِ إِذَا كَانَ رَسُولٌ نَبِيٌّ وَلَا يَنْعَكِسُ“ (تفسیر ابن کثیر 158/5 ط، دارالکتاب
العربی بیرون تحقیق عبدالرزاق المهدی) یہ آیت کریمہ اس بات پر عرض ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور جب آپ کے
بعد کوئی نبی نہیں تو آپ کے بعد بالا ولی والا ولی کوئی رسول بھی نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ مقام رسالت، مقام نبوت سے زیادہ خاص ہے۔ اس لئے کہ
ہر رسول نبی ہوتا ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ اور مسئلہ ختم نبوت پر بے شمار احادیث صحیحہ موجود ہیں جو آپ تفسیر ابن کثیر کے ذکرہ مقام پر
ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ لہذا کسی شخص کو نبوت و رسالت کے روپ میں فلمائے کفر صریح ہے اور ایسا ایکثر اسلام کا مدعا ہے تو کافر مرتد ہو چکا ہے۔ اس پر
توبہ لازم ہے، ورنہ واجب القتل ہے۔

(2) اس کے ساتھ پھر ایکرٹ کو صحابی رسول ظاہر کرنا بھی جھوٹ اور کذب ہے، کوئی غیر صحابی، صحابی رسول کے مرتبے پر نہیں پہنچ سکتا۔ کتب عقائد
میں باقاعدہ عظمت صحابہ اور خلفاء راشدین پر ایمان لانے کا تذکرہ موجود ہے۔ اہانت صحابہ بھی کفر ہے جیسا کہ سورۃ الفتح پارہ 26 کی آیت
نمبر 29 لیغیظ بهم الکفار کی نص قرآنی سے واضح ہے۔

(3) ان فلموں میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کو عامیانے لجھے میں خطاب کرنا بھی کفر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یا ایها الذین امْنُوا لَا ترْفَعُوا
اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهروا لله بالقول كجههر بعضكم لبعض ان تحبط اعمالكم وانتم لا تشعرون۔ (الحجرات: 2)
اے ایمان والواپنی آوازوں کو نبی کی آواز پر باندھت کرو اور نبی کے لئے اپنی آواز کو بات کرنے میں اوپنچانہ کرو جیسے بعض تمہارے بعض
کے لئے آوازاوپنچی کرتے ہیں، ایسا کرنے سے تمہارے اعمال بر باد ہو جائیں گے اور تم شور نہیں رکھتے۔ دوسری جگہ فرمایا ”لَا تجعلوا دعاء
الرسول بينكم كدعاء بعضكم ببعضاً“

رسول کے بلانے کو اپنے درمیان اس طرح نہ بنا لو جیسے تم ایک دوسرے کو بلا تے ہو۔ (النور: 63)
لہذا رسول کو عامیانے لجھے میں بلانا بھی کفر ہے۔

(4) اسی طرح ان فلموں میں کفار کی وکالت کرتے ہوئے جو کینٹگ کی جاتی ہے اس میں انبیاء و رسول علیہم السلام پر ان کی دشام طرازی دکھائی
جاتی ہے اور ایک اسلام کا نام لیوا کافر کا کردار ادا کر کے ڈبل گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایک تو اپنے آپ کو کافر ظاہر کرتا ہے اور دوسرا انبیاء و رسول علیہم
السلام کو مجنون، پاگل، دیوانہ، ساحر وغیرہ کہہ کر کافر کا مرتکب ہوتا ہے۔

اس کردار میں کفر یہ اقوال و اعمال اختیار کرنا اور انبیاء و رسول کی تزلیل و توہین کرنا پایا جاتا ہے اور اس طرح ایکثر دو ہرے کافر کا مرتکب
ہو جاتا ہے۔

(5) اسی طرح جاندار اشیاء کی تصاویر کی حرمت کا پہلو بھی ان فلموں میں نمایاں ہے۔ جاندار اشیاء کی تصاویر بلا ضرورت شرعی بنانا حرام ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث صحیحہ صریحہ مکملہ مرفوعہ دال ہیں۔

(6) یہ فلم سازی کی مہم کفار کا شیوه ہے اور فلمی ایکٹر یہود و نصاریٰ، ہندوار و دیگر کفار کے نقش قدم پر چل کر ان کی مشاہدہ کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”من شبه بقوم فهوم منهم“، جو کسی قوم کی نفاذی کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔ (مسند احمد 5114، سنن ابن القیم 5115) (4:31)

(7) ان فلموں میں اس طرح اختلاط مرد و زن اور عریانی و فاشی کا سیلا بھی ہوتا ہے جو کہ اسلام میں حرام ہے۔ غیر محروم داروں عورت کا اکٹھے ہونا شیطنت ہے اور فلمی ایکٹران برائیوں کو برابر انہیں سمجھتے بلکہ اپنی پسند کی ایکٹریں کا انتخاب کرتے ہیں اور فلمی ائٹھسٹری میں کام کرتے ہیں، ایسے شخص کردار کے حامل افراد کو پاک باز ہستیوں کی شکل میں دکھانا، تلبیس دھوکہ اور جھوٹ کا کھلامظاہر ہے۔

(8) اسی طرح ان بعض فلموں میں ولایت کو نبوت سے اوپر کھایا گیا ہے جو کہ اہل اسلام کے عقائد کے سراسر منافی ہے۔ یہ ایک باطنی گمراہ فرقہ کی وکالت ہے۔ ولایت کا رتبہ اور مقام نبوت سے کسی صورت بھی پالا نہیں ہے۔ لہذا یہ فلمیں گمراہ کن عقائد کی تشبیہ کا باعث بھی ہیں اور گمراہ کن عقائد کی تشبیہ و ترویج حرام ہے۔ انسانوں کی گمراہی کا باعث ہے۔

(9) اگر بالفرض ان فلموں سے بعض فوائد حاصل ہوتے بھی ہوں لیکن ان کے مفاسد کثیر ہیں اور اسلامی قانون کے مطابق درء المفاسد اولیٰ من جلب المنافع، مفاسد اور فتن کا ازالہ، مصالح اور منافع کے حصول سے زیادہ اولیٰ ہیں۔

(10) اسی طرح ان فلموں کے مفاسد میں گانا بجانا اور میوزک کی دھن پر مست ہونا بھی ہے حالانکہ اسلام میں گانا بجانے کے آلات بنانا اور ان کی خریداری حرام ہے جیسا کہ سورۃ لقمان کی آیت نمبر 6 کی تفسیر ”لہو الحدیث“ کو گانے بجانے کے آلات سے تعبیر کیا گیا ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی تفسیر مروی ہے جیسا کہ تفسیر طبری وغیرہ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

(11) یہ فلمیں بنانا اور ان کی تشبیہ کرنا گناہ کی اشاعت ہے اور گناہ پر تعاون حرام ہے جیسا کہ دلائع و نواعلی الائم والعدوان کی نص قطعی سے ظاہر ہے۔

لہذا یہ فلمیں بنا نے والے، ان کے ساتھ خریداری اور بنا نے میں تعاون کرنے والے اور ان کی تشبیہ و ترویج کرنے والے سب مجرم ہیں اور حکومت وقت ان کو شرعی حدود لگا کر اس جرم کی سزا دے ورنہ عند اللہ حکومت بھی ان کے ساتھ مجرم ہوگی۔